السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسٹ ہیم لندن سے راجہ محمد رفیق لکھتے ہیں

کیا غیر مسلم ملکوں میں رہ کر مسلمان ملکوں کے لئے جلسے جلوس نکالنا جائز ہے؟ (۱)

مثلاً افغان مجاہدین' مسجد اقصیٰ کے لئے۔ جو لوگ مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے منصوبے بناتے رہتے ہیں وہ ہمیں کیا حقوق دلائیں گے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جلوس میں شامل ہونا شرعی لحاظ سے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسلمان جہاں بھی رہتے ہوں وہ اپنے دین پر کاربند رہتے ہیں اپنے دینی فرائض ادا کرتے ہیں اور اپنے عقیدے کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے مسائل جاننا 'انہیں حل کرنے کی سعی کرنا اور ان سے تعاون ومدد کرنا یہ بھی مسلمانوں کے دینی فرائض میں شامل ہے اور ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مجبور و مظلوم بھائی کی اپنی استطاعت کے مطابق مدد کرے۔ اس طرح اگر کسی جگہ اس کے بھائیوں پر ظلم وزیادتی ہو رہی ہو تو اس کے خلاف آواز بلند کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ ظلم روک نہیں سکتا یا ظالم کے ہاتھ نہیں پکڑ سکتا تو کم ازکم اس کے خلاف آواز کو بلند کرسکتا ہے یا اس ظلم کے خاتمے کے لئے جو لوگ جدوجہد کر رہے ہوں ان سے تعاون تو کرسکتا ہے۔ دور حاضر میں مسلمان دنیا کے مختلف ملکوں میں ظلم وستم کا شکار ہیں 'ان کی جانیں اور عزتیں خطرے میں ہیں۔ ایسے حالات میں ان کی حمایت میں آواز بلند کرنا اور دنیا کو اس طرح متوجہ کرنا نیکی اور بھلائی کا کام ہے۔ کشمیر افغانستان فلسطین اور دوسرے خطوں میں مسلمان محکوم و مظلوم ہیں اور ظالموں کے شکنجے میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ موجودہ دور میں جلوس اور مظاہرے ظالموں کے خلاف جدوجہد کا ایک حصہ ہیں۔ اس لئے اگر اس نیت سے ان جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کی جائے کہ اس سے ظلم کے خلاف آواز بلند ہوگی اور ظالم بے نقاب ہوں گے تو یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض حالات میں ضروری ہے اور ظلم وزیادتی یا اسلام کے خلاف کوئی حرکت غیر مسلم کرے یا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والے یہ کام کریں دونوں کے خلاف کسی بھی موثر طریقے سے احتجاج کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اگر نیت صحیح ہے تو ایسا شخص اجر وثواب کا بھی مستحق ہوگا۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص542

محدث فتویٰ